رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | ہیں بھی اک نورانی جہت کے پرتارو نہیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام اڈیٹر
اور
باقی تمام خطوکتابت بنام منیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۶۵)

جلد ۲	۱۰ جون سنہ ۱۹۱۵ء	بروز پنجشنبہ	مطابق ۲۵ رجب سنہ ۱۳۳۳ ہجری	نمبر ۱۵۱

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نقل غیر معمولی پرچہ الفضل مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۵ء

رَحمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیکُم اَہلَ البَیتِ ط اِنَّہٗ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

قِران السعدین

آج ۷ جون سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۲۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۳ ہجری **دوشنبہ مبارک دوشنبہ** ہے جبکہ خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی صاحبزادی **امۃ الحفیظ** (جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں **دخت کرام** فرمایا ہے۔ اور جو خدا کے نشانوں میں ایک نشان ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸) کا نکاح مکرم معظم خان صاحب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادے **میاں محمد عبد اللہ خان صاحب** سے ہوا*

حضرت نواب صاحب اور ان کا فرزند ارجمند نہایت ہی خوش قسمت ہیں کہ انکو وہ شرف ملا جو تیرہ سو (۱۳۰۰) سال میں کسی فرد بشر کو حاصل نہیں ہوا۔ اور پھر میاں محمد عبد اللہ خان صاحب جو بلحاظ اپنے اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ و پابندی احکام کتاب و سنت و اطاعت مسیح موعود و فرمانبرداری خلفاء مسیح موعود کے ایک قابل تعریف نوجوان ہیں۔ ہزار ہا مبارکباد کے مستحق ہیں جن کے حبالۂ نکاح میں وہ مبارک خاتون آتی ہے۔ کہ اس کے بعد لوگ ہزاروں لاکھوں نکاح کرینگے۔ مگر یقیناً وہ خدا کے مسیح موعود، نبی کے رسول۔ خدا کے نبی۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بیٹی نہ ہوگی یہ بہت بڑا انعام الٰہی ہے جو اس خاندان پر ہوا اور جتنا بڑا انعام ہو اتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسلئے ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام **خاندان رسالت و خاندان حضرت نواب صاحب** کو مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ الٰہی یہ قران السعدین مبارک ہو۔ اور ان سے مسیح موعود کی نسل بڑھے۔ پھلے اور پھولے اور وہ تمام ان کمالات اور انعامات کی وارث ہو جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی اولاد و احفاد سے وعدہ ہے* اللّٰھم آمین یا رب العالمین*

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت فضل عمر کا جو خواب منکران عقیدہ کے کسی حملۂ جدید کی خبر دیتا تھا۔ اور جس کا ذکر الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہو چکا، اسمیں کسی کے دو پستول چلانے کا ذکر بھی تھا میرے نزدیک وہ یوں پورا ہوا ہے کہ حال میں خسروداماد (جو اپنے ہادی کی تعلیم سے برگشتہ ہیں) کا ایک ٹریکٹ چھپا ہے " اسلام میں ایک نبی اور مسئلہ کفر و نبوت پر ایک بات" پھر اس میں دو عکس ہیں کہ یہ گویا انکی طرف سے دو پستول ہیں۔ مگر رؤیا ہی میں دکھایا گیا کہ اس کے جواب میں ایک پستول چلا ہے جو منہ پر لگا ہے۔ اور جس سے ان کا منہ بند کر دینا مراد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک کہ مخالفین نے اپنے ہاتھوں سے اس رؤیا کو پورا کیا ۔

۲۔ ۷۔ جون کو بنت الرسول امۃ الحفیظ (دخت کرام) کا نکاح میاں محمد عبد اللہ خاں صاحب سے ہوا۔ جو نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیگم صاحبہ مرحومہ کے بطن سے دوسرے بیٹے ہیں۔ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر بعد از نماز عصر سوا سات بجے مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ ایک پر جوش خطبہ مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے پڑھا۔ جو اس تقریب سعید پر لاہور سے بلوائے گئے تھے۔ الفضل نے اس موقعہ پر ایک اشتہار شائع کیا۔ جو مدینۃ المسیح میں تقسیم ہوا۔ اور باہر بھی بعض احباب کو بھیجا گیا۔ اور اب اخبار میں اس کی نقل درج کی جاتی ہے ۔

۳۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء نے عورتوں کے حقوق پر مبلغین کی اعلیٰ جماعت کے سامنے ایک نہایت دلچسپ اور مفید معلومات کا حامل مضمون پڑھا۔ چودھری صاحب کا لہجہ نہایت عمدہ اور طرز ادا دل نشین تھا۔ آپ نے یورپ کے مختلف ممالک میں عورتوں کے حالات سنا کر اسلامی احکام سے ان کا مقابلہ کیا ۔

اخبار احمدیہ

۱۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے کبھی کوئی تحریر اس سال میں منکران خلافت کے خلاف شائع نہیں کی اور نہ اس بحث میں حصہ لیا مگر مدیر پیغام آپ کی شان میں یوں گستاخی کرتا ہے تمہارا گندہ دہان ناما فرنویس۔ کس قدر افسوس اور شرم کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کے جائے ادب کا یوں نام لیا جائے کیا آسمان یہ مغلظات دیکھ کر خاموش رہیگا ۔

۲۔ یہاں ایک عیسائی عبد الکریم نام نومسلمی کی شان میں بہت سی مدت رہا۔ جو داڑھی منڈانے اور جماعت سے کچھ تعلق نہ رکھنے میں اور ہفتہ میں صرف ایک دو بار نماز پڑھنے میں خصوصیت سے مشہور تھا۔ پہلے اس کی بیوی مدرسہ تھی۔ بیس روپے اُسے ملتے بیس مولفۃ القلوب کی مد سے اور بیس کلرکی کے۔ لیکن بعد میں جب بیوی کو مدرسہ رکھنا مناسب سمجھا گیا اور کلرکی کی مدنہ رہی تو تیس روپے ملنے لگے تو وہ بہت گھبرایا اور عرضیاں لکھیں کہ مجھے اور روپیہ دو جابجا شکوہ کیا۔ جس کے گواہ موجود ہیں مگر جب اور روپیہ نہ ملا اور صدر انجمن میں فیصلہ ہو گیا کہ گنجائش نہیں ہی تو اُسنے گلہ شروع کیا ادھر سے جب اسے اپنا طرز عمل درست کرنیکی تاکید ہوئی اور یہ کہ وہ پابندی احکام کتاب و سنت کرے تو وہ پیغام سے خط و کتابت کر کے وہاں چلا گیا۔ اب وہاں جا کر اصحاب قادیان پر عیب لگاتا ہے اور جھوٹ کہتا ہے کہ نصف سے زیادہ لوگ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ کھلا کھلا ملنے کو تیار ہیں۔ (بیچارہ کیا کرے آخر انکو بھی کسی طرح خوش کرنا ہوا۔ محمد حسین کاتب) مگر کہتے ہیں کہ کیا کریں قادیان میں ہماری جائداد اور ہمارے مکان ہیں اس کذاب کو تمام مہاجران قادیان سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین سنا کر چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ کسی کا نام لے اور اگر کچھ بھی ایمان ہے تو ضرور نام ظاہر کرے ورنہ اپنے سیاہ جھوٹ سے شرمائے اور اگر یہ بات سچ ہے کہ قادیان کے نصف کے قریب مرید مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ پیغامی منافق ہیں جو دل میں ہے وہ ظاہر نہیں کر سکتے۔ چوری چوری باتیں کہتے ہیں دوسرا خطرناک جھوٹ یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب نے جلسہ سالانہ پر تقریر کی کہ احمدیوں کے لئے خانہ کعبہ قادیان ہے گویا حج کی ضرورت نہیں اڑھائی ہزار آدمی اس خطبہ کا سننے والا موجود ہے پھر وہ خطبہ چھپ چکا ہے آپنے ہرگز یہ نہیں فرمایا ۔

۳۔ شیخ یعقوب علی صاحب کا مذہب ستمبر ۱۹۱۲ء میں اس عنوان سے پیغام میں ایک مضمون چھپا ہے کہ انہوں نے اپنی تصنیف آئینہ حق نما کے صفحہ ۱۶ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنا مذہب ظاہر کیا ہے تو پھر مولف براہین احمدیہ کا جو نبی نہیں ہے صرف نبی آخر الزمان کے خادموں اور اُمتیوں سے ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ وہ ۱۹۱۲ء میں حضرت مسیح موعود کو نبی نہیں مانتے تھے مگر لکھنے والے اور پھر اس مضمون کے چھاپنے والے کو کسی پاس کی بدررو میں ڈوب کر مرجانا چاہیئے کیونکہ یہ الفاظ شیخ یعقوب علی صاحب کے نہیں بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ہیں۔ چنانچہ ان الفاظ کے ساتھ الفوٹ نوٹ کا نشان ہیں اور دو سطر نیچے یہ عبارت لکھی ہے (ایڈیٹر اشاعت السنہ کے اس بیان کے موافق یہ ثابت ہے) اور صفحہ ۵۶ پر یہ حوالہ مرقوم ہے دیکھو اشاعت السنہ نمبر ۱ جلد ۷ صفحہ ۲۹۱۔ اب اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ دشمنی میں ایسے اندھے ہو گئے کہ اندھا دھند بکے چلے جاتے ہیں اور آگا پیچھا نہیں دیکھتے

۴۔ حافظ نبی بخش صاحب علاقہ منٹگمری سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکی دو گھوڑیاں ۲۴۔ مئی کو چوری ہو گئیں خدا تعالیٰ تلاش میں کامیابی بخشے ۔

۵۔ ہوشیار رہو ایک شخص لعل شاہ نام ہانگ کانگ سے نام کٹا کر آ رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کے آگے اپنی احمدیت ظاہر کر کے دھوکہ دے وہ احمدی نہیں۔ مندرجہ بالا اطلاع الہ دین صاحب احمدی سنگاپور سے دیتے ہیں پس برادران طریقت ہوشیار رہیں ۔

۶۔ آشیانہ کبیر کو چوروں نے برباد کر دیا تمام اسباب گھر میں سے لے گئے اور کتب خانہ میں جس کے اندر کئی سو کی کتب تھیں جلا کر خاک کر دیں۔ ہم اپنے بھائی کبیر الدین احمد لکھنؤ سے کامل ہمدردی رکھتے ہیں ۔

۷۔ برادر محمد طفیل صاحب بٹالوی لکھتے ہیں کہ میرے خط کے جواب میں بابو محمد عبد اللہ صاحب احمدی از مقام ایر اسٹیٹ ضلع کھیری ملک اودھ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا اعلان پڑھا۔ دل میں جوش آیا۔ انشاء اللہ سالم تنخواہ ماہ مئی ۱۹۱۵ء کی یکمشت دینے کا وعدہ کرتا ہوں مگر میں مئی آرڈر تنخواہ مذکورہ سے وضع کر لونگا۔ اگر ایسا نہ کروں تو میرے پاس گذارہ کیلئے چند پیسے بھی نہیں رہینگے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۵ء

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

(مسیح موعود)

دوستو! جو شعر آج کے لیڈر کا زیب عنوان ہے یہ اس قلم سے نکلا ہے جس کا حامل سلطان القلم تھا۔ یہ اس دماغ کا نتیجہ ہے جو آسمان سے نازل شدہ خوشبوؤں سے معطر اور زمینی خیالات سے پاک تھا۔ ہاں یہ اس مقدس انسان کا کلام ہے جس کی معمولی باتوں میں بھی ایک پیشگوئی کا رنگ ہوتا تھا اور جس کی نبوتیں آج بارش کے قطروں کی طرح آسمان سے اتر رہی ہیں۔ اس کلام میں خدا کے فرستادہ مسیح موعود نے اس گروہ کو مخاطب کیا ہے جو اپنی غفلت اپنی جہالت اور اپنے تعصب کے باعث نہ صرف خدا تعالےٰ کے مرسل کا منکر اور عقائد فاسدہ کا قائل تھا۔ بلکہ اس نے دلائل کے میدان میں شکست کھا کر آخر جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا شروع کیا اور مسیح موعود کے عقائد کو بگاڑ کر پیش کرنا اپنا شعار بنا لیا اور کہا کہ

(۱) احمدی جماعت کا کلمہ لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ ہے۔

(۲) احمدیوں کا کعبہ قادیان ہے وہ قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

(۳) مرزا صاحب نے نیا قرآن بنایا ہے اسکے چند پارے اصل قرآن سے کم ہیں۔

(۴) احمدی لوگ مرزا صاحب کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔

(۵) حج بیت اللہ کو جائز نہیں سمجھتے۔

پس حضرت جری اللہ نے اس شعر میں اس غافل قوم کو مخاطب کیا تھا جو غیر احمدی کے نام سے موسوم ہے اور جس کے علماء و جہلا سب نے یہی مصلحت سمجھی کہ خدا کے مسیح کا دروغ بافی۔ بہتان تراشی اور بے سروپا الزامات تراشنے سے مقابلہ کریں۔

اور پھر مقدر تھا کہ ایک وقت ایسا آئے جب احمد کا نام لینے کے مدعی حق کی مخالفت میں اسقدر بڑھیں کہ وہ بھی انہی حربوں کو استعمال کرنا جائز سمجھیں جنکو منکرانِ مسیح موعود نے ایک وقت استعمال کیا اور اب بھی کرنے سے نہیں چوکتے۔ لہذا یوں سمجھنا چاہئیے کہ اس شعر میں ایک نبوت تھی جو پیغام اور اہل پیغام کے وجود اور کردار و افعال سے پوری ہوئی۔ اور جسکا تازہ نمونہ ۳۱ مئی ۱۹۱۵ء کے پیغام صفحہ ۳ و ۴ پر ہے جسمیں ہماری نسبت لکھا گیا ہے

(۱) بعض دفعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ سورہ ہود میں لفظ شاہد مسیح موعود کے لئے آیا ہے جیسا کہ نبی کریم صلعم گذشتہ پیغمبروں کے شاہد تھے اور مرتبہ میں افضل تھے علیٰ ہذا القیاس۔ مسیح موعود بھی آنحضرت صلعم کے شاہد ہیں اور نعوذ باللہ مرتبے میں بڑے ہیں۔

(۲) قرآن شریف دنیا سے اٹھکر ثریا پر چلا گیا تھا۔ مسیح موعود نے دوبارہ ہمکو لا دیا لہذا ہمپر آنحضرت صلعم کا کوئی احسان نہیں ہے۔

(۳) کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسیح موعود کا کلمہ ہے

(۴) زیارت قادیان حج بیت اللہ ہے۔

(۵) کفر کے مسئلہ کو مسیح موعود نے تامل کر کے چھپا رکھا

ان دروغ بافیوں کا ایک جواب تو سیدنا حضرت مسیح موعود محولہ بالا شعر میں دے چکے ہیں جسے ہم اپنے حسب حال پا کر ایکبار پھر ورد زبان کرتے اور احمدیہ بلڈنگ میں آشیان رکھنے والے تارکان قادیان کو مخاطب کر کے پڑھتے ہیں سہ

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

دوسرا جواب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے خطبہ جمعہ میں دیا ہے جو آج کے اخبار کیساتھ شائع کیا جاتا ہے اور جس کا مطالعہ یقیناً زخم خوردہ قلوب کے لئے مرہم۔ مایوس طبیعتوں کے لئے ڈھارس اور اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنے والے مومنین کے لئے اطمینان کا موجب ہوگا۔

ان بہترین جوابوں کے بعد ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ کوئی دوسرا جواب دیں البتہ صرف اسقدر عرض کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نامبارک کوشش جو مولوی محمد علی صاحب کے پرستاروں کیطرف سے شروع ہے اُسکی غرض

قادیان کی عظمت کو گھٹانے

اور اہل قادیان کے صحیح سالم لباس میں رخنہ نکالنے کی ناکام سعی ہے مگر اللہ تعالےٰ کے نور کو اپنے منہ کی ہوا سے بجھانے کی کوشش کرنے والے یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ نے اس مقام کی نسبت مسیح موعود کی معرفت محمودؔ کی آمین میں ہمیں بتا دیا ہے کہ

زمین قادیاں اب محترم ہے ✤ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے ✤ حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

پس کوئی زمینی کوشش قادیان کے احترام کو کم نہیں کر سکتی۔ اور خواہ کوئی حاسد غیر معمولی عون و نصرت الٰہی کے ظہور پر کسی قدر سٹپٹائے وہ اب عہدہ برآ نہیں ہو سکتا کیونکہ ان اشعار میں بھی حضرت نبی اللہ نے ایک نبوت کی ہے۔

اور محمود کی آمین میں یہ ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ حضرت محمود لخت جگر مسیح موعود ایکدن سریر آرائے خلافت ہونگے۔ اسوقت دشمن قادیان کی عظمت و عزت گھٹانے کی کوشش کرینگے مگر ان حاسدوں کے منصوبے خاک میں ملجائینگے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ہر آن حضرت خلافتمآب کے سر پر سایہ فگن ہوگی۔

اسلئے سنو! ہاں کان دھر کر سنو! یہ مخالفت یہ معاندت یہ کذب بیانی یہ ناحق گوئی یہ کینہ توزی اب ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی کیونکہ خدا تعالےٰ نے اب احمدی قوم کا منہ اُس چشمہ کی طرف پھیر دیا ہے۔ جس طرف مسیح موعود لیجانا چاہتا تھا اور جسکی نسبت اکثر فرمایا جس طرف میں لیجانا چاہتا ہوں تمنے اسطرف رخ نہیں کیا۔

لہٰذا اب یاد رکھو ہمارے مقابل جو آئیگا وہ منہ کی کھائیگا ناکامی و نامرادی سے ملاقی ہوگا۔ یاد رکھو کاٹھ کی ہنڈیا دوبارہ نہیں چڑھتی ناراستی راستی کا اور ناحق حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسکا تم مشاہدہ کر چکے اور کر رہے ہو۔ خدا تعالےٰ نے تمہیں آنکھیں دے کہ تم دیکھو تمہیں کان دے کہ تم سنو تمہیں دل دے کہ تم غور کرو اور گرے ہوئے ہتھیاروں کے ساتھ جنگ کرنے کی بجائے صدق و انابت دکھا کر قادیان آؤ تم خود کہا کرتے تھے کہ

خبیث روحیں قادیان میں نہیں رہ سکتیں

یہ بات جس طرح پہلے صحیح تھی اب بھی صحیح ہے پس سعید ہے وہ جو توبہ کر کے جھوٹ چھوڑ کے صدق کی طرف آئے۔ اور غفلت کو ترک کر کے ان غافلوں کے زمرہ سے نکلجائے جنکی نسبت انکی فتنہ زا یونہی مسیح موعود نے فرمایا

غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

کیا ۱۹۰۵ء میں مسیح موعود نے نبی ہونیسے انکار کیا؟

خلیفہ رجب الدین صاحب نے بڑی مشکل سے بڑی محنت سے بڑی جانکاہی سے ایک حوالہ نکالا ہے جس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ مسیح موعود نے ۱۹۰۵ء میں نبی ہونے سے انکار کیا مگر دلیل کی لغویت اور کمزوری محسوس کر کے خلیفہ صاحب کو جنہوں نے اپنے ترکش سے ایک ہی تیر اپنے محسن و مرشد کے اہلبیت اور مہاجرین و ممبران صدر انجمن احمدیہ و کثیر حصہ جماعت احمدیہ پر پھینکنا تھا۔ سخت جان ریا صدمہ ہوگا۔ مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو یہ رقعہ لکھا

"صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان آج ارسال کیا جاویگا۔ جس فارم کی خانہ پوری کرنی ہے اس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے میںنے وہاں لفظ نبوت لکھا ہے"

حضور نے اس کا جواب لکھا:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نبوت کوئی کام نہیں یہ لکھدیں کہ فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کام ہے۔

(مرزا) غلام احمد"

اب ناظرین اسپر غور کریں آیا اس میں آپ نے اپنی نبوت کا انکار کیا یا بڑی شدّ ومدّ سے اپنی نبوت کو ثابت کیا۔ اس خط اور اس کے جواب سے تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اوّل یہ کہ حضرت اقدس کے زمانے میں لوگ آپ کی نبوت پر یقین کرتے تھے۔ دوئم یہ کہ جب حضور کی خدمت میں یہ لکھا گیا۔ کہ صاحبزادہ مرزا محمود نبی زادہ ہیں تو آپ نے نبی ہونے سے انکار نہیں کیا۔ ہاں چونکہ نبوت ایک منصب ایک مرتبہ ایک درجہ ایک موہبت الٰہی ہے۔ کوئی پیشہ نہیں۔ اِس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ نبوت کوئی کام نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ بھی ہوں تو بھی آپ کے لئے بلکہ کسی نبی کے لئے بھی اس کا پیشہ نبوت لکھنا جائز نہیں کیونکہ نبوت کوئی کام نہیں وہ تو ایک فضل ہے نبیوں کا کام تو اصلاح قوم ہے۔ جس کے بارے میں آپ نے ارشاد کیا کہ لکھو اصلاح قوم کام ہے۔

سوّم یہ کہ اگر آپ نبی نہ ہوتے تو آپ فوراً لکھتے کہ میں نبی نہیں مگر آپ نے اس کی تائید کی۔ ہاں صرف ایک اصلاح فرمادی کہ نبوت کوئی کام نہیں کہ نبی کا پیشہ نبوت لکھا جائے۔ اگر آپ کو اپنی نبوت کے بارے میں انکار ہوتا تو اپنی نسبت لکھتے کہ میں تو نبی نہیں یا میرا منصب نبوت نہیں مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ نبوت پیشہ ہونے سے تمام انبیاء کے بارے میں تردید فرمائی۔

پس ہم اس حوالہ سے بہت خوش ہیں کہ ایک اور حوالہ مسیح موعود کے نبی ہونے کا ہمیں مل گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اگر کوئی اس فقرہ سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کا انکار نکالیگا تو اسے پہلے تسلیم کرنا چاہیئے کہ نبوت کوئی پیشہ ہے۔ اور اگلے انبیاء علیہم السلام کا پیشہ نبوت تھا۔ اور اصلاح قوم ان کا کام نہ تھا۔ کیونکہ معترضین کے نزدیک جس کا کام اصلاح قوم ہو وہ نبی نہیں ہوا کرتا ورنہ اس حوالہ کے پیش کرنے سے آپ کا مقصود کیا ہوا؟

حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی اور منکران خلافت پر حجّت ملزمہ

تجلّیات الٰہیہ کی مندرجہ ذیل سطور ملاحظہ فرمائیں:۔

"خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا۔ اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دیدی مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکّار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا۔ اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اسکی عظمت دلوں میں پیدا ہوگئی۔ کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہونچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو میںنے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میںنے وہ کام نہیں کیا۔ جو مجھے کرنا چاہیئے اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے۔ جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰ تا ۲۲)

اس میں چند اُمور غور طلب ہیں:۔

اوّل۔ یہ کہ آپ نے دُعا کی ہے۔ اور وہ دُعا قبول ہو چکی ہے اسلئے آپ فرماتے ہیں اور بڑے وثوق سے فرماتے ہیں کہ:۔ میںنے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ پس قطعی طور پر غیر ممکن ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد جماعت کا سواد اعظم شرک میں گرفتار ہو جائے اور مسیح موعود کی صحبت میں تربیت یافتہ لوگ کہ سب سے اوّل درجہ پر انہیں مہاجرین قادیان اور اہلبیت ہیں۔ آپ کے مرتبہ میں غلو کرنے لگیں اور اس شرک میں گرفتار ہو جائیں

جیسں ابن مریم کے متبعین ہو گئے۔ یعنی آپ کے مرتبہ میں غلو کرنے لگے۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ ایک کثیر حصۂ جماعت اور حصہ بھی وہ جو خود مسیح موعود کی صحبت کا تربیت یافتہ ہے غلو میں گرفتار ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ مسیح موعود کی دُعا قبول نہیں ہوئی۔ اور وہ جو انہوں نے یقین سے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کریگا۔ یعنی میں یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا ذریعہ نہیں ٹھہرایا جاؤنگا وہ بالکل خلاف واقعہ نکلا۔ اب ہر مُرید رشید کے لئے دو تو رستے کھلے ہیں یا تو وہ حضرت اقدس کی پیشگوئی کو غلط نکلنے اور دعا کی عدم قبولیت کو مانے یا یہ تسلیم کرے کہ جیسا کہ تمام انبیاء کی جماعت سے سنت الٰہی ہے۔ نبی کی وفات کے بعد معاً صدر اوّل کے لوگوں کا سواد اعظم ہرگز غلو اور شرک نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ ہے کہ ایک شرذمہ قلیلہ تفریط کی طرف متوجہ ہے۔ اور آپ کے درجہ کو گھٹا رہا ہے ۔

دوم - یہ کہ حضرت اقدس نے اپنی سلسلہ کو جاذب بنایا ہے۔ مجذوب نہیں یہ نہیں فرمایا کہ میرا سلسلہ اسلام کے دوسرے فرقوں میں مل جائیگا بلکہ یہ فرمایا کہ خدا نے مجھے باربار خبر دی ہے کہ میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کردے گا۔ جس سے واضح ہوا کہ یہ سلسلہ ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ چشتی سہروردی۔ نقشبندی سلسلوں کی طرح نہیں پس وہ جو غیر احمدیوں میں مل جانا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہیں مُسلمان کہتے اور جانتے ہیں وہ ہوش سے کام لیں۔ کہ جب احمد سے مُراد سیدنا مسیح موعود نہیں تو غیر احمدی تو دوسرے مسلمان بھی ہیں۔ پس مسیح موعود کا سلسلہ کونسا ہُوا جو تمام زمین میں پھیلیگا۔ اور دوسرے فرقوں پر غالب آئیگا ۔

سوم - حضرت اقدس تو فرماتے ہیں کہ یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا اور یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ مگر منکران خلافت کا وطیرہ ہے کہ وہ اپنا کوئی چشمہ نہیں بنانے بلکہ دوسرے پانیوں میں جو مکدر ہو چکے ہیں۔ مل کر اپنے آپ کو مکدر کرنا چاہتے ہیں۔ پس قومیں کس چشمہ سے پانی پئینگی ۔

چہارم - حضرت اقدس فرماتے ہیں اس پیشگوئی کو صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مگر یہ لوگ اس پیشگوئی کے فضل کے جاذب اسباب کو اوڑا دینا چاہتے ہیں۔ پہلے قادیان کو مرکز ہی تسلیم کرنے سے انکاری ہوئے۔ پھر خود اغیار میں ملنے کی کوشش میں ہیں۔ خالص دودھ پھٹے ہوئے دودھ میں مل کر کیونکر درست رہ سکتا ہے ۔

پنجم - خدا تو فرماتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ مگر منکران خلافت نے اپنے اخبار میں لکھا کہ یہ شرک اور بُت پرستی ہے۔ کیا وہ اس پیشگوئی کے مکذبین کی فہرست میں اوّل درجہ پر اپنا نام نہیں لکھانا چاہتے ۔

نبی کی بجائے مُحدّث کا لفظ

حضرت اقدس کا ایک مکتوب ۳۔ فروری سنہ ۱۸۹۲ء کا ہے جس کے مندرجہ ذیل فقرات قابل توجہ ہیں :-

۱- اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام اور ازالۂ الاوہام میں جسقدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے، یا یہ کہ محدثیت۔ نبوت ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعوےٰ نہیں ۔

۲- اگر وہ ان لفظوں پر ناراض ہیں اور انکے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرماکر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں ۔

۳- دوسرا پیرایہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔ اور اس کو کاٹا ہُوا خیال فرمالیں

۴- اور نیز عنقریب یہ عاجز ایک رسالہ مستقلہ نکالنے والا ہے جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط سے تشریح کی جائیگی ۔

اس کی نسبت میری گذارش ہے :-

کہ **اوّل** تو یہ مکتوب سنہ ۱۸۹۲ء کا ہے۔ اور ہم بدلائل قاطعہ حقیقۃ النبوۃ وغیرہا میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ حضرت اقدس سنہ ۱۹۰۱ء تک اپنے آپ کو نبی کی جو تعریف آپ کے مدنظر تھی اس کے مطابق نبی نہیں سمجھتے تھے بلکہ محدث تک ہی محدود جانتے۔ اس لئے اس تحریر کو حضرت مسیح موعود کے عقیدہ کی بنا ٹھہرانا درست نہیں ۔

دوم - یہ تحریر اس وقت کی ہے۔ جب آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں پس جیسے صلح حدیبیہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام سے رسُول کا خطاب کٹوا دیا تھا باوجودیکہ آپ رسُول تھے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ اسے کاٹا ہُوا خیال فرما لیں جیسے محمد مصطفےٰ کے نام کے ساتھ سے رسُول کا لفظ کاٹنے سے حضور کے غیر مرسل ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا ایسے ہی مسیح موعود کے نام کے ساتھ سے رسول کا خطاب کاٹنے سے آپ کے غیر مرسل ہونے پر استدلال نہیں ہونا چاہیئے ۔

سوم - یہ بات کہ آپ نے تحریر فرمایا۔ مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک نبوت حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ :-

> آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جُدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے × × × × ایسا شخص کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کریگا (انجام آتھم)

پس ان معنوں میں نہ آپ حقیقی نبی تھے۔ اور نہ ہم آپ کو ان معنوں میں حقیقی نبی مانتے ہیں ۔

چہارم - یہ امر قابل غور ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ نے فرمایا نبی کے لفظ کو کاٹا ہُوا خیال فرمالیں۔ اور آپ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہ تھا بلکہ بعد اس کے آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں اور ان سب میں بالخصوص آخری کتب میں شد و مد سے نبوت کا دعویٰ پیش کیا اور اپنے لئے نبی اور رسول کا لفظ بیشمار جگہ استعمال کیا بلکہ جس نے کہا کہ آپ نبی نہیں اسکو ڈانٹا اور ایسے لوگوں کیلئے ایک غلطی کا ازالہ لکھا پھر بدر ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کی ڈائری دیکھو۔ دافع البلاء پڑھو۔ حقیقۃ الوحی کو اول سے

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الکَرِیمِ

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی بتاریخ ۴ - جون ۱۹۱۵ء

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا - ان اللہ لا یحب المعتدین -

۲ + ۱۸۶

قرآن کریم نے انسان کی زندگی کے لیئے جس قدر ضروری مسائل تھے - ان سب کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے اسلیئے ایک ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان لاتا - اور اسکے ساتھ تعلق رکھتا ہے - اسے اپنی زندگی کے کسی پہلو میں بھی روحانی ترقی کرنے یا روحانیت کو قایم رکھنے کے لیئے کسی اور کتاب کی کچھ ضرورت نہیں ہے نہ وہ اس بات کا محتاج ہے کہ دوسرے مذاہب کے علماء سے کسی بات کے متعلق فتوے پوچھے - نہ اس بات کا محتاج ہے کہ کسی اور مذہب کی کتاب سے کوئی فتوے ڈھونڈھے - اور نہ اسکو اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے عقل و فکر سے کسی معاملہ کے متعلق کوئی بات دریافت کرے - ہاں اگر اسکو ضرورت ہے - تو اس بات کی - کہ قرآن شریف پر غور و فکر اور تدبر کرے - کیونکہ جو کچھ ضرورتیں اور جو کا وٹیں اسکے رستہ میں حائل ہیں ان سب کو دور کرنے کا طریق قرآن شریف نے بتا دیا ہے ❊

انسان کی زندگی میں جہاں بہت سے دوست عزیز اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں وہاں دشمنوں سے بھی اسے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور اگر ایکطرف ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اسکی عزت و آبرو اور راحت و آرام کے لیئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں - تو دوسری طرف ہر ایک انسان کے لیئے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں - جو اسکو دکھ تکلیف اور مصیبت میں ڈالنے کے لیئے اپنے آپ کی بھی پرواہ نہیں کرتے - بہت سے ایسے انسان ہوتے ہیں - جو اپنی جان و مال اور عزت کو اس خیال سے برباد کر دیتے ہیں - کہ دوسرے کی جان و مال اور عزت تباہ ہو جائے - ہر ایک انسان کو یہ باتیں پیش آتی ہیں - کہ کوئی اس کی محبت کا دم بھر رہا ہے - تو کوئی اس کی دشمنی کی آگ کو سینہ میں دبائے ہوئے ہے - کوئی اسکا عزیز ہے - تو کوئی اسکے خون کا پیاسا کوئی اسکے لیئے جان دینے کے لیئے تیار ہے - تو کوئی اسکی جان لینے کے درپے - پس جب ہر ایک انسان کی زندگی کا یہ حال ہے تو وہ کتاب جو انسان کی روحانی ترقی کے لیئے آئی ہو - اسکا یہ بھی کام ہے کہ جہاں وہ دوستوں عزیزوں اور پیاروں کے ساتھ برتاؤ کا طرز بتائے - وہاں دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ سلوک کرنے پر بھی روشنی ڈالے - قرآن شریف نے دونوں طریق بتائے ہیں - اگر ایکطرف والدین - بھائی بہن وغیرہ رشتہ داروں دوستوں آشناؤں اور تمام بنی نوع انسان سے خواہ وہ کسی قوم کسی مذہب کسی ملک کے ہوں - خواہ کسی عمر کے ہوں مرد ہوں - عورتیں ہوں بچے ہوں - بوڑھے ہوں - ان سب کے تعلقات اور سلوک کی ہدایات بتائی ہیں - تو دوسری طرف دشمنوں اور معاندوں سے بھی سلوک کرنا بتایا ہے - یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اسمیں بتایا گیا ہے - کہ دشمن کے ساتھ تمہیں کس طرح معاملہ کرنا چاہیئے فرمایا لڑو اور جنگ کرو اللہ کے رستہ میں یعنی دین کے معاملہ میں تمہیں جنگ کرنے کا حکم ہے - مگر کہاں اور کن لوگوں سے اُنسے جو تم پر حملہ آور ہوں - اگر وہ تمہیں دین کے معاملہ میں تنگ کریں اور تمہیں دین سے ہٹانے اور بدلانے کے لیئے یا - تمہارے دین کو مٹانے کے لیئے جنگ کریں - تو تم بھی ایسے لوگوں سے ضرور جنگ کرو - لیکن یہ بھی یاد رکھو - کہ تمہیں یہ اجازت نہیں - کہ کسی قوم پر اسلیئے حملہ کر دو - کہ وہ تمہارے دین میں نہیں ہے - اور تمہارے مذہب کو قبول نہیں کرتی - قرآن شریف کو نہیں مانتی - ہاں اگر کوئی قوم تمہیں مذہب سے برگشتہ کرنے اور تمہارے مذہب کو تباہ کرنے کے لیئے تم پر حملہ کرے - تو پھر تمہیں اُس سے لڑنے کی اجازت ہی نہیں بلکہ حکم ہے - پس تم ضرور اُس سے لڑو لیکن ایک اور بات بھی لڑائی کے وقت تمہارے مدنظر رہنی چاہیئے اور وہ یہ کہ جنگ میں جوش اور غصہ کی وجہ سے انسان کے ہوش اُڑ جاتے ہیں بہت لوگ نرم طبع ہوتے ہیں لیکن اگر ایک دفعہ انہیں غصہ آ جائے تو پھر ان کے جوش کی کوئی حد نہیں رہتی - وہ اس جوش میں تمام اخلاقی تعلیمیں اور اخلاقی جذبات کو بھول جاتے ہیں - بعض انسان تو ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سی سخت باتوں کو برداشت کر جاتے ہیں - اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا لیتے ہیں - اور غصہ نہیں ہوتے - لیکن جب ایسے انسان غصہ ہو جائیں تو ایسے سخت غصہ ہوتے ہیں کہ تمام نرمی کو بھول جاتے ہیں - خدا تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے - کہ اگر دشمنوں سے تمہاری جنگ ہو - تو اس بات کا خیال رکھنا کہ جوش اور غصہ میں حد سے نہ گزر جاؤ - کیونکہ مسلمانوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے - اسمیں خدا تعالیٰ نے دو شرطیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ لڑو مگر ان لوگوں سے لڑو جو تم پر حملہ آور ہوں - اور وہ جو حملہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے - اُن پر تم حملہ نہ کرنا یعنی عورتوں بچوں اور بوڑھوں سے نہ لڑنا جو تلوار اُٹھا کر مقابلہ پر آئیں - اُن لوگوں سے جنگ کرنا - دوسری شرط یہ کہ جن لوگوں سے تم لڑو - ان سے ایسے طریق سے لڑو کہ ظالمانہ طریق نہ ہو - آجکل جنگ ہو رہی ہے - وہی قومیں جو بڑی مہذب بنتی تھیں آج ایسے طریق اختیار کر رہی ہیں - جو کہ ظالمانہ ہیں - کہیں گیسیں استعمال کیجاتی ہیں - تو کہیں قیدیوں کو پکڑ کر لڑائی کے وقت اپنے آگے رکھا جاتا ہے - خدا تعالیٰ نے فرمایا - کہ تم ایسے دشمنوں سے لڑو - جو تم پر حملہ آور ہوتے ہیں - لیکن لڑائی میں اعتدا نہ کرنا - بلکہ وہ طریق اختیار کرنا - جو ظالمانہ نہ ہو - یہ بھی اعتدا میں داخل ہے کہ دشمن کا لباس پہن کر یا اُس کا نشان دکھا کر حملہ آور ہونا - یا صلح کے بہانے حملہ کر دینا - یہ سب ایسے طریق ہیں - جو باوجود دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے بھی جائز نہیں ہیں - لڑائی کے وقت بھی انسان کو انسانی حدود کے اندر رہنا چاہیئے - اللہ اعتدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا - فرمایا مسلمانوں کی قوم تو وہ قوم ہے جسے خدا کا محبوب بننا چاہیئے - اگر تم لوگ دینی غصہ اور جوش میں اعتدا کرو گے - تو خدا کے محبوب نہیں بن سکو گے - کیونکہ اگر تم لڑائی کے وقت ان حدود کو توڑ کر آگے نکل جاؤ گے - تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا - کہ تمہاری لڑائیاں نفسانی اور اپنی خواہشات کی لڑائیاں ہیں - نہ کہ خدا کے لیئے ❊

اِس بات پر خدا تعالےٰ نے کیوں بار بار زور دیا - میں نے بتایا ہے کہ جنگ کے وقت ہوش نہیں رہتے - دیکھو وہی مہذب قومیں جن کا سب سے بڑا اعتراض قرآن شریف پر یہ تھا - کہ یہ لڑائی اور جنگ کی تعلیم دیتا ہے - اور قتل و غارت کا سبق پڑھاتا ہے آج ایسے ایسے شرمناک طریق پر جنگ کر رہی ہیں کہ انکا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے - یہ لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں - اسلیئے کہ غصہ اور غضب میں سب کچھ بھول گئے ہیں - خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتایا کہ ایسے موقع پر تمہیں بہت ہی ہوشیار رہنا چاہیئے - تا ایسا نہ ہو - کہ کوئی ناجائز بات کر بیٹھو ❊

میں نے یہ آیت ایک خاص غرض کے لیئے پڑھی تھی لیکن حلق خراب ہے - اسلیئے زیادہ بولا نہیں جاتا - تاہم کچھ مختصر سا بیان کر دیتا ہوں

۔۳۰ مئی کے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جو ایک ایسے شخص نے لکھا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں قادیان سے ان باتوں کو اچھی طرح معلوم کرکے آیا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ "دوسرا منافقانہ طریقہ یہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ بیعت میں عہد لیا جاتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی مسعود اور مسیح موعود مانو۔ اور پیغمبر خدا کو خاتم النبیین مانو۔ جب جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ معلوم کراتے ہیں۔ کہ مسیح موعود خود خاتم النبیین ہیں۔ پہلے امتی تھے۔ پھر حقیقی نبی ہو گئے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت صاحب کا ہی کلمہ ہے قرآن شریف دنیا سے مفقود ہو گیا تھا۔ موجودہ قرآن شریف مسیح موعود پر نازل ہوا ہے۔ بھلا یہ منافقت نہیں تو پھر کیا ہے۔" پھر وہ کذاب لکھتا ہے کہ قادیان والے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ "زیارت قادیان حج بیت اللہ ہے" پھر ہماری طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ قرآن شریف دنیا سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا تھا مسیح موعود نے دوبارہ ہم کو لا کر دیا۔ لہذا ہم پر آنحضرت صلعم کا کوئی احسان نہیں ہے" "مسیح موعود خاتم الانبیاء ہیں" "مسیح موعود حقیقی نبی ہیں" اسی طرح کے کئی ایک جھوٹ اس نے بولے ہیں۔ اور خوب دل کھول کر جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارا ہے مجھے حیرت ہے کہ ان لوگوں کی عقل اور سمجھ کہاں گئی ہے۔ اور انہیں کیا ہو گیا۔ یہ دشمنی اور عداوت کا نتیجہ ہے کہ اسمیں عقل ماری جاتی ہے۔ اور جائز ناجائز میں تمیز کرنے کی اہلیت نہیں رہتی۔ قرآن شریف نے کیا ہی لطیف بات بیان کی ہے۔ کہ اے مسلمانو تم اپنے دشمنوں سے لڑو۔ اگر تلوار کی جنگ ہو۔ تو تلوار سے۔ اور اگر تحریری اور تقریری جنگ ہو تو اسطرح۔ اور یہ تمہارا حق ہے کہ جن لوگوں کو تم حق پر نہیں سمجھتے ان سے خوب بحث مباحثہ کرو۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ ایک آریہ سے مذہبی بحث کرے۔ اور جہاں تک اسکی طاقت ہو خوب زور سے کرے۔ اور ایسا ہی کرنے کا آریہ کو بھی حق ہے لیکن کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ ایکدوسرے پر افترا کرے جھوٹ بولے اور دوسرے کی طرف وہ باتیں منسوب کرے۔ جو اس نے نہیں کہیں۔ یا اسکا مذہب نہیں کہتا۔ اسی طرح مومن کا فرض ہے اور ہر ایک مومن سے خدا تعالےٰ نے یہ کام مقرر فرمایا ہے۔ اس لیئے اسے چاہیئے۔ کہ آریوں۔ عیسائیوں۔ برہموں۔ اور یہودیوں وغیرہ کو خوب تبلیغ کرے۔ اور پورے زور سے کرے۔ لیکن مباحثہ میں یہ بات مد نظر رکھے۔ کہ جھوٹ اور افترا سے کام نہ لے۔ کیونکہ جو قوم جھوٹ اور افترا کو استعمال کرتی ہے۔ وہ اپنی شکست کا خود اقرار کرتی ہے۔ گویا وہ یہ مانتی ہے کہ ہمیں اپنے دشمنوں اور مخالفوں میں اب کوئی عیب نظر نہیں آتا۔ اسلیئے ہم خود ان کے لئے باتیں بناتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا مذہب ہے جو جھوٹ کو پھیلاتا اور سچائی کو دباتا ہے۔ تو اسکے لیئے افترا اور جھوٹ کی کیا ضرورت ہے۔ اسمیں تو خود بہت سی ایسی باتیں ہوں گی۔ جو اسکے نقائص کی تصدیق کرینگی۔ اور اسے لغو مذہب قرار دینگی ؞

کہا گیا ہے کہ مبائعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ لیکن مجھے افسوس آتا ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور پھر باوجود اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی کہتے ہیں۔ وہ خاتم یعنی مہر ہی کیا ہوئی جو کسی کاغذ پر نہ لگی۔ اور اس نے کسی کاغذ کی تصدیق نہ کی۔ اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین کیا ہوئے۔ جب کسی انسان پر آپ کی نبوت کی مہر نہ لگی۔ اور آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوا۔ اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہیں ہے۔ تو آپ خاتم النبیین بھی نہیں ہیں۔ اور اگر نبی ہے تب آپ خاتم النبیین ہیں۔ باقی رہا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کو افضل ماننا۔ اگر کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو میں اسکے عقیدہ کو لعنتی عقیدہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ کوئی عزت اور کوئی بڑائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور اطاعت کے بغیر نہیں ملسکتی۔ دنیا کی عزتیں اور بڑائیاں تو دنیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے حضور عزت اس پاک انسان کی کفش برداری۔ اطاعت و فرمانبرداری کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ مرزا غلام احمد ہی ہو یا اور کوئی شخص ہو۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہی عزت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہاں حضرت صاحب نے غلام احمد میں نسبت اضافی رکھی ہے پس اگر ہم مرزا کو نبی مانتے ہیں۔ اور بعض پہلے نبیوں سے آپ کا رتبہ بلند یقین کرتے ہیں۔ تو اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ کو ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند درجہ رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہی سمجھتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ پایا اور جو کچھ حاصل کیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں پایا اور آپ آنحضرت صلعم کے غلام ہی تھے۔ پس جو شخص اسکے خلاف کوئی بات ہماری طرف منسوب کرتا ہے وہ افترا کرتا اور جھوٹ بولتا ہے ؞

یہاں کوئی غیر مبائع نہیں۔ خدا تعالےٰ نے قادیان کو بھی مدینہ کی طرح بنا دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ جو خبیث اسمیں پڑتا ہے۔ اسکو نکالکر باہر پھینک دیتا ہے۔ قادیان میں بھی باوجود اسکے کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں سب کچھ تھا۔ اور سیاہ و سفید کے مالک بنے ہوئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں سے انکو نکالکر باہر پھینک دیا۔ اب اگر کوئی ان کا ساتھی یہاں رہتا بھی ہے۔ تو وہ منافقت کی حالت میں رہتا ہے۔ اسکو اپنا آپ ظاہر کرنے کی جرات ہی نہیں پس یہاں ایسے لوگوں کے سامنے جو سب کے سب ہی میرے ہم خیال ہیں مجھے ظاہر کچھ اور پوشیدہ کچھ اور کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم لوگوں کو قادیان میں آئے ہوئے کتنا عرصہ گزر گیا ہے۔ کیا کسی کو کبھی میں نے یہ کہا ہے۔ کہ اصل خاتم النبیین حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ جب تم لوگوں کو نہیں کہا تو وہ دکھی بدنصیب جو خدا جانے کس غرض سے یہاں پہنچا تھا دس دن میں ایسا مخلص کہاں ہو گیا تھا کہ اسے میں نے ایسی پوشیدہ باتیں کہدیں۔ جو تم میں سے کسی کو نہ کہیں۔ پس کسی کیطرف وہ باتیں منسوب کرنا جو اس نے نہیں کہیں لعنتی آدمی کا کام ہے ہمارا اسمیں دخل نہیں۔ خدا تعالےٰ چاہے تو ایسے آدمی کو سزا دے۔ اور چاہے چھوڑ دے۔ مگر ہمارے لیئے یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے دشمن کو اندھا کر دیا ہے اور اسے ہمارے سچے عیب نظر نہیں آتے۔ اگر کسی کا سچا اور درست عیب ظاہر کر دیا جائے۔ تو وہ اسپر شرمندہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی اسکی طرف جھوٹ منسوب کرے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ہم میں بھی کئی عیب ہیں۔ کیونکہ ہم انسان ہیں۔ اور کوئی انسان عیبوں سے خالی نہیں ہوتا۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہمارے عیب نظر نہیں آتے۔ اسلیئے انہیں اب یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ جھوٹ بنا کر پیش کریں۔ یہ ہماری فتح اور کامیابی کی علامت ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ جب کوئی غلط الزام لگتا ہے۔ تو وہ کڑھتے اور رنج محسوس کرتے ہیں لیکن انہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دشمن کا ایسا کرنا خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم کی علامت ہے۔ اور یہ اسطرح کہ

جب انسان کسی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ گناہ بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ سزا کے قابل ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسکے کسی دشمن کو کھڑا کر دیتا ہے۔ جو اسپر جھوٹا الزام لگاتا اور بدنام کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ چونکہ در اصل سچا ہوتا ہے۔ اسلئے سمجھدار لوگوں کے نزدیک وہ مظلوم سمجھا جاتا ہے۔ اور اسطرح اس کی عزت ہو جاتی ہے اگر وہ بات جو اسپر الزام کے طور پر قائم کیگئی تھی۔ صحیح ہوتی۔ تو بے شک وہ بدنام اور بے عزت ہوتا لیکن دشمن کے افترا اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے اسکی عزت ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں۔ ایکدن رنجیت سنگھ کے لڑکے کے باورچی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ تو اس نے ایک ملازم کو حکم دیا۔ کہ اسے سو کوڑے مارو۔ اس نے کہا حضور یہ تو اسپر بہت بڑا ظلم ہے کہ نمک کی زیادتی کی وجہ سے اتنی سخت سزا دیجائے۔ اس نے کہا میں نے تو اس پر احسان کیا ہے۔ اس نے تو ہمارے کئی سو بکرے کھا لیے ہیں۔ اب میں نے اس چھوٹی سی بات پر اسکو اسلئے سخت سزا دی ہے۔ کہ لوگوں کے نزدیک اسکی عزت بنی رہے۔ اور بدنامی نہ ہو۔ کیونکہ وہ تو یہی سمجھیں گے کہ بیچارے کو نمک کی زیادتی کی وجہ سے مار گیا ہے۔ اور اصل بات اس سے پوشیدہ رہے گی۔ بڑے لوگ خدا تعالیٰ کے اخلاق کے مظہر ہوتے ہیں اسلیے یہ بھی لوگوں سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ کہ کسی کی بدنامی نہ ہو بلکہ عزت ہی قائم رہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ ہمارے مخالفوں کو ہمارے پوشیدہ عیب نظر نہیں آتے۔ اور انہیں اندھا کر دیا ہے۔ اسلئے اب وہ جھوٹ بنانے پر اتر آئے ہیں لیکن جب ہم نے خدا کی محبت کے لئے انہیں دور کر دیا ہے۔ تو پھر ان کے عیبے ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ مگر تم لوگ یاد رکھو کہ تمہارے بھی بہت دشمن ہیں۔ لیکن تمہیں ان سے خواہ کتنا ہی خطرناک مقابلہ کرنا پڑے۔ تم جھوٹ ہرگز ہرگز نہ بولنا۔ اگر کوئی تمہاری باتوں کو نہیں مانتا تو نہ مانے۔ تم کوئی داروغہ نہیں ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے داروغہ بنا کر نہیں بھیجا تم کون ہو۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ کہ تم کو ہم نے مصیطر کرکے نہیں بھیجا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نگران اور داروغہ نہیں تو تمہارا تمہارا بھی اتنا ہی کام ہے کہ لوگوں تک حق کو پہنچا دیں آگے جو خدا تعالیٰ مناسب سمجھیگا کریگا۔ جسکو وہ آرام اور آسایش کا مستحق سمجھیگا۔ اسے آرام اور آسایش دیگا۔ اور جسے سزا دینے کے قابل پائے گا۔ اس سے ایسا ہی سلوک کریگا۔ بہت لوگ ہوئے ہیں۔ جو حق کی بڑی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر مرنے سے پہلے ہدایت پا جاتے ہیں۔ تو کسی انسان کے اختیار میں یہ بات نہیں کہ وہ دوسرے کو اپنی بات منوا بھی لے۔ یہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہے۔ پس جو شخص ایسا چاہتا ہے۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے۔ پس تم حق کے قبول کروانے کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ ہاں خدا سے یہ کہو کہ اے خدا ہم سچ بات کے مقابلہ میں دلیل دے سکتے ہیں۔ اور اسطرح مخالف کو خاموش کرا سکتے ہیں۔ لیکن جھوٹ کے مقابلہ میں۔ ہم جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اسلیئے جھوٹ بولنے اور افترا کرنے والے لوگوں کو آپکے سپرد کرتے ہیں۔ آپ خود ان سے معاملہ کیجئے۔ اور ہمیں اس قسم کے فریبوں۔ اور جھوٹوں سے بچائیے۔ آمین ثم آمین +

نوشتہ غلام نبی (بلانوی)

مختلف خبریں

والی عمارہ نے ہتھیار ڈالدئیے

شملہ ۸ جون۔ جنرل ٹاؤن سنڈ جمعیت کپتان نن آرامین و سرپرسی کاکس کئی جنگی کشتیوں کے ایک چھوٹے سے بیڑے میں سوار ہو کر عمارہ میں پہنچے۔ جہاں کے والی نے (لفٹننٹ) اور قریبًا ۷۰۰ سپاہیوں کے ساتھ ۳۔ جون کو ان کے سامنے ہتھیار رڈالدیئے۔ اب عمارہ پر ہماری سپاہ قابض ہے جو پانی ہمارے ہاتھ آئی۔ قریبًا ۳۰ افسروں۔ ۲ ہزار سپاہیوں۔ ۲ میدانی توپوں۔ مارمارس نامی جنگی کشتی کی ۲ بحری توپوں۔ بڑی بڑی ۳ فولادی کشتیوں۔ ایک بڑے اور ۳ چھوٹے دریائی سٹیمروں۔ اور رائفلوں اور گولی بارود کی معتد بہ مقدار پر مشتمل ہے۔ عنقریب اور سپاہ بھی اسی طرح اطاعت قبول کرنے والی ہے +

قفقاز کا محاذ

لندن ۶ جون۔ کہ روس سے معلوم ہوا ہے کہ قفقاز کے محاذ سے ترکوں نے اپنی بہت سی سپاہ اور توپ خانہ ہٹا لیا ہے اور چیدہ چیدہ رجمنٹیں قسطنطنیہ کو روانہ کر دی گئی ہیں +

جزیرہ نمائے سینا کی ترکی فوج

لندن ۶ جون۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ یہاں کی آبادی پر جزیرہ نمائے سینا اور علاقہ شام سے بہت سی ترکی سپاہ کے درہ دانیال کی طرف ہٹا لیئے جانے سے بڑا اثر پڑا ہے +

ساحل انگلستان پر ہوائی تاخت

لندن ۵ جون محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ غنیم کے ہوائی جہاز کل رات اڑ کر انگلستان کی مشرقی اور جنوبی ساحل کی طرف آئے۔ مختلف مقامات پر بم پھینکے گئے۔ مگر مادی نقصان بہت کم ہوا۔ جانیں بھی بہت کم ضائع ہوئیں۔

ہوائی تاخت سے نقصان

لندن ۶۔ جون برلن سے ایک تار موصول ہوا ہے جسمیں اعتراف کیا گیا ہے کہ ولیعہد کے ہیڈکوارٹر پر ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اِس سے کئی آدمی ہلاک ہوئے +

اطالوی کاریگروں کی طرف سے امداد

لندن ۶ جون۔ تار نیوز (اٹلی) کا تار مظہر ہے کہ محکمہ انجنیری کے ۸۰۰ کاریگروں نے انگلستان جاکر سامانِ حرب طیار کرنے کے لیئے درخواست کی ہے۔

جرمنی نے معافی مانگ لی

واشنگٹن ۵ جون جرمنی نے سٹیمر گلف لائٹ پر اتفاقًا تارپیڈو پھینکے جانے کے لیئے امریکہ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور معاوضہ ادا کرنے کا اقرار کیا ہے +

امسٹرڈم ۶ جون۔ کرپیرز اور مینن کے علاقہ میں پھر نہایت شدید جنگ شروع ہو گئی ہے جرمنوں کا بالخصوص سنگیتوں کے حملے سے شدید نقصان ہوا۔ اور بلجیم کے ہسپتال نئے مجروحین سے پٹے پڑے ہیں +

لندن ۔ ۴ جون۔ چند روز ہوئے مسٹر اسکوئتھ بمعیت فیلڈ مارشل سرجان فرنچ میدان جنگ میں تشریف لے گئے +

واشنگٹن یکم جون۔ شہر میکسیکو میں فاقہ کشی تک نوبت پہنچگئی ہے خوراک کے متعلق کئی جگہ فساد ہو گیا۔ اور مقام اکاہلکو میں تقسیم خوراک کے ایک موقع پر کئی عورتیں اور بچے بھیڑ میں نیچے آکر مر گئے یقین کیا جاتا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن میکسیکو کے پارٹی لیڈروں کی طرف ایک نوٹ بھیجنے والے ہیں۔ جو در اصل الٹی میٹم کے برابر ہوگا +

سرویا میں پھر جان آگئی

امسٹرڈم ۲۳ مئی۔ ویانا کی اطلاعیں مظہر ہیں کہ ایک زبردست سروی فوج مہیب توپخانہ ہمراہ لیئے آسٹروی سرحد کی طرف کوچ کر رہی ہے +

کلکتہ میں گرفتاری بم۔ ایک بنگالی طالب علم ایم۔ ایس سی کلاس مسمی بشمبر چندر موزمدار کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت نظر بندی کا نوٹس دیا گیا ہے + **مشرقی بنگال** میں طغیانی: مشرقی بنگال اور آسام میں طغیانی نمودار ہوئی ہے جس کی وجہ سے ضلع ڈھاکہ کے جنوبی حصہ اور سلہٹ میں مصیبت پھیل رہی ہے + **اس ہفتہ** ۱۶۔ مئی کے اندر کل ہندوستان میں ۱۲۶۹ طاعونی اموات ذیل ۔ مراتب۔ پنجاب ۷۴۳ میں +